قرآن کریم حق و راستی پر مشتمل اور شبہات سے بالا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

کوئی چار روز ہوئے مجھ پر انفلوائنزا کا بڑا سخت حملہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے فضل کیا جلد آرام آ گیا۔ نسبتاً اس کا زور ٹوٹ گیا لیکن دو اثر پیچھے چھوڑ گیا۔ ایک تو ضعف کی شکایت اور دوسرے بلغم سینے اور گلے میں ابھی تک کچھ ہے۔

مضمون جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں آج وہ کوشش تو کروں گا اپنی طبیعت کو مدنظر رکھتے ہوئے مختصر کروں گا مگر آدمی جب بولتا ہے تو بہت مختصر بھی ہوسکتا ہے کچھ لمبا بھی ہوسکتا ہے بہرحال اللہ تعالیٰ مجھے کہنے اور آپ کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل حق لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت **الحق** ہے یعنی کامل سچائی اور تمام خوبیوں کا مجموعہ۔ میں نے غور کیا اس کو ہم اپنی زبان میں پوری طرح بیان نہیں کر سکتے یعنی کوئی چیز بھی اس کی ذات اور صفات میں ایسی نظر نہیں آتی جو کسی قسم کا شبہ پیدا کرنے والی ہو جو حق سے دور ہو۔ صاف سیدھے اس کے جلوے دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں۔ ہماری پہنچ سے اوپر عرش پر پورے حق کے ساتھ وہ ذات قائم ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس اللہ جو **الحق** ہے کے مظہر اتم ہیں۔ اس صفت میں بھی اور جو کلام آپ لے کر آئے قرآن عظیم کی شکل میں وہ بھی **الحق** ہے۔ اسی واسطے اس کا نام فرقان بھی رکھا گیا یعنی

ایک ایسی تعلیم جو حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے، فرقان ہے۔ قرآن عظیم چونکہ ہر پہلو سے حق وراستی پر مشتمل اور ہر قسم کے شبہات اور شکوک اور ظنون سے بالا اور کھلی ہوئی کتاب ہے جس میں کوئی دھوکا اور فریب نہیں اور اپنے وعدوں میں ہر پہلو سے سچی ہے۔ قرآن کریم کے وعدے الحق اللہ تعالیٰ کی ذات سے نکلتے ہیں اور وہ اپنے وعدوں کا سچا ہے تو اللہ حق ہے اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے ایک عظیم ہستی ہے جس کی صفات تک ہمارے تصور ہمارے خیالات ہمارا ذہن ہماری فراست پہنچ نہیں سکتی۔ بڑی عظمتوں والا عرشِ عظیم پر قائم ہے۔ اس کی صفات کے مظہر بہت پیدا ہوئے لیکن مظہر اتم بنی نوع انسان میں ایک ہی پیدا ہوا اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب جہاں اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کے مظہر اتم ہیں۔ الحق کی صفت کے بھی مظہر اتم ہیں۔ آپ کی ساری زندگی آپ کا ہر قول اور ہر فعل اس کی شہادت دیتا ہے جس کی تفصیل میں اس وقت میں جا نہیں سکتا۔

جو تعلیم آپ لے کر آئے وہ کامل صداقت اور راستی اور شکوک وشبہات سے پاک اور مطّہر اور شکوک وشبہات کو دور کرنے والی اور باطل کو مٹانے والی اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرنے والی اور سچائی کو قائم کرنے والی اس لئے پہلے دن سے ہی اس تعلیم کی مخالفت ہوئی اور بڑی ہی مخالفت ہوئی اور ہوتی چلی گئی مخالفت اور ہو رہی ہے آج تک۔ وقت آنے والا ہے جب یہ مخالفت قریباً مٹ جائے گی اور نوع انسانی اپنے محسن اعظم کو پہچانے گی اور فرقان کی عظمت کو شناخت کرے گی اور فرقان عظیم، یہ قرآن انہیں بتائے گا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے تمیز ایک پیدا کر دی جائے گی۔ ہم انہی ایام کے لئے زندہ اور کوشاں ہیں۔ پہلے دن سے جو مخالفت شروع ہوئی اور بڑی عظیم مخالفتیں ہوئیں قریش مکہ نے مخالفت کی۔ مخالفت کو انتہا تک پہنچا دیا۔ عرب نے کی، کوئی کمی نہ چھوڑی، یہود اور نصاریٰ نے کی اور سب سے آگے نکل گئے۔ اس ساری مخالفت کے دو بنیادی نقطے ہمیں نظر آتے ہیں۔ ایک جھوٹ اور ایک ظلم۔ ان دو نقطوں کے گرد اسلام کی ساری مخالفت چل رہی ہے اور ان سے ایک معجون مرکب بھی بنتی ہے یعنی ظُلْمًا وَّ زُوْرًا کی شکل میں جس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ اس قدر جھوٹ بولا انہوں نے کہ حد کر دی۔ جنہیں موقع نہیں ملا ان کی کتب پڑھنے کا ان کو حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا بہت کچھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتانے کے لئے کہا کہ آپ نے اس زمانہ میں جب ابھی کتابیں عام نہیں ہوئی تھیں۔ کئی ہزار جھوٹے اعتراض اسلام کے اوپر عیسائیوں کی کتب سے جمع کئے اور آپ نے جو جمع کئے ان کے بھی اور جو دنیا کی فضا میں اسلام کے خلاف اور اسلام کے اللہ کے خلاف اور اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جھوٹ بولا جا رہا تھا اس کے بھی جواب دیئے۔ اس جھوٹ کو جھوٹ ثابت کیا اور پھر جو حقیقت تھی **اللہ الحق** کے متعلق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم **مظہر اتم الحق** کے جو تھے ان کے متعلق اور اسلام کی عظمت اور شان اور اس کی حقیقت اور صداقت کے متعلق وہ اپنی کتب میں کھول کر بیان کر دی اس رنگ میں کہ قیامت تک اب ہم اسلام دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں انہوں نے ظلم کئے۔ ظلم کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا۔ ظلم ہوتا ہے مال لوٹ کر، مسلمانوں کے مال لوٹ لئے، ظلم ہوتا ہے جانیں لے کر، جس وقت یہ کالونیز (Colonies) انہوں نے بنائیں اس وقت جانیں لے لیں۔ ظلم ہوتا ہے فریب سے، اسلام جیسی عظیم تعلیم اور ایک انمول موتی سے فریب کے ذریعہ محروم کرنے کا ظلم بھی انہوں نے کیا۔ افریقہ میں ان کی جو تبلیغ تھی اس کا بڑا حصہ یہ تھا کہ مخلص دل والے باپوں کے بچے اگر عیسائی سکولوں میں داخل ہوئے تو تبلیغ کئے بغیر، انجیل کی تعلیم بتائے بغیر اسلام کے اوپر اعتراض کئے بغیر پہلے دن ان کے نام بدل کے عیسائی نام رکھ دیئے۔ محمد نام کا بچہ داخل ہوا تھا اور پہلے دن رجسٹر میں ایم پیٹر رکھا گیا اس کا اور اس قسم کے آہستہ آہستہ اس کے دماغ کے اوپر اثر ڈالے کہ جب وہ سکول سے نکلا تو اس کو یہ بھول گیا کہ ایم کس لفظ کا مخفف ہے۔ اس کو یہ یاد رہا کہ میں پیٹر ایک عیسائی ہوں کوئی ایسا پہلو ظلم کا آپ سوچ نہیں سکتے، کوئی ایسا پہلو ظلم کا تاریخ نے ریکارڈ نہیں کیا جو مسلمان کے خلاف وہ ظلم مسلمان کے دشمنوں نے نہ کیا ہو تو جھوٹ اور ظلم کے گرد ساری اسلام کی مخالفت گھومی۔ قرآن کریم نے ان باتوں کو لیا اور بیان کیا ہے۔ لمبا مضمون ہے بیسیوں آیات میں مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ میں نے چند ایک ان میں سے لی ہیں۔

چند پہلو یہ ہیں ان پر روشنی پڑ جائے گی۔ سورۂ بقرہ کی ۱۲۰ ویں آیت میں ہے۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ ہم نے تجھے یقیناً حق اور راستی کے ساتھ بھیجا ہے۔ سورۃ ال عمران کی

آیت ۱۰۹ میں ہے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ یہ اللہ کی آیات ہیں جو حق پر مشتمل ہیں اور جنہیں ہم تجھے پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تمام جہانوں پر کسی قسم کا ظلم کرنا نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہے کہ دوسرے (یہ اس کی تفسیر ہے کہ) اس کے بندے ظلم کریں۔ اس کی تعلیم کا کوئی ایک حصہ بھی ایسا نہیں جو ظالمانہ ہو کوئی ایسا حکم نہیں جو کسی کے حقوق کو تلف کرنے والا اور ظلم کو برداشت کرنے والا ہو۔

ان آیات میں دونوں باتوں کا ذکر آ گیا۔ ایک تو راستی کا۔ جھوٹ ناراستی، فریب، دھوکا اور کذب کی کوئی آمیزش اسلامی تعلیم میں نہیں پائی جاتی اور دوسرے یہ بات آ گئی کہ اسلامی تعلیم ہر قسم کے ظلم کی جڑ کو کاٹنے والی ہے۔

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ اور یہ تعلیم اس ظلم کی جڑ کو ہی نہیں کاٹتی جو صرف انسانوں سے تعلق رکھتا ہو بلکہ اس ظلم کی جڑ کو بھی کاٹ رہی ہے جو عالمین سے یعنی ہر دو جہان سے تعلق رکھنے والا ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ اسلامی تعلیم میں ہر چیز کے حقوق متعین کئے گئے ہیں اور ان کی حفاظت کا سامان کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیم کامل صداقت اور راستی اور ہر قسم کے ظلم سے محفوظ اور ہر قسم کے ظلم کو خواہ انسانوں پر ظلم کا سوال ہو یا غیر انسان پر ظلم کا سوال ہو روکنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا (الفرقان:۵) یہ ایک آیت کا آخری حصہ ہے اس سے پہلے ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور فرقانِ عظیم کا یہ انکار ظلم کی راہوں کو اختیار کرنے کا ذریعہ بنتا ہے اور وہ جھوٹ اور باطل کے رستے پر چلتے ہیں اس انکار کے نتیجے میں جیسا کہ میں نے بتایا اسلام کی مخالفت شروع دن سے ہی ان دو بنیادی نقطوں کے گرد گھومی۔ اسلام نے مدافعت کی لیکن ظلم نہیں کیا۔ اسلام نے اپنی تعلیم کو پھیلایا لیکن سچی اور کھری بات کر کے پیار اور محبت کے ساتھ نوع انسانی کے دل جیتے۔ اس کے مقابلے میں ظلم بھی کیا گیا اور جھوٹ بھی بولا گیا اور فریب سے بھی کام لیا گیا اور دھوکہ دہی بھی کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنی رضا پیار اور محبت سے

محروم کر دیتا ہے۔ اس لحاظ سے بنی نوع انسان کے دو گروہ بن گئے۔ ایک حقیقی مسلمان جو نہ جھوٹ بولتا ہے نہ ظلم کرتا ہے ایک مخالف اسلام جس کی تمام مخالفانہ کوششیں ظلم اور جھوٹ کے گرد گھومنے والی ہیں تو ان کو کہا دیکھو سمجھ سے کام لو اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنی رضا، اپنے پیار اور محبت سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ ال عمران:۱۴۱۔ پھر سورۃ مائدہ: ۵۲ میں فرماتا ہے کہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ کامیابی ظالموں کے نصیب میں نہیں ہوتی۔ وقتی طور پر عارضی رنگ میں دنیوی لحاظ سے بعض دفعہ کامیابی نظر آتی ہے لیکن وہ دیر پا نہیں ہوئی۔ وہ حقیقی نہیں ہوتی وہ حقیقی خوشیوں کا باعث نہیں بنتی۔ وہ دکھوں کو دور کرنے والی نہیں ہوتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی نہیں ہوتی۔ جس پر تمام خوشیوں کا مدار ہے۔

پھر سورۂ انعام آیت ۵۹ میں فرمایا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ اللہ تعالیٰ ظالموں کی ظالمانہ کرتوتوں سے خوب واقف ہے اور اگر وہ سمجھیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی گرفت اور اس کے قہر سے محفوظ ہیں تو ظلم کرنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ ایک دن خدا تعالیٰ کا دستِ قہر ان کی گردن کو پکڑے گا اور سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۃ کہف میں۔

وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا (الکھف: ۵۷) اور جن لوگوں نے انکار کیا اور کفر کی راہوں کو اختیار کیا اور اسلام کی مخالف سرگرمیوں میں پڑ گئے وہ جھوٹ کے ذریعہ سے جھگڑتے ہیں۔ جھوٹ کے ذریعہ سے اس لئے جھگڑتے ہیں کہ جو حق ہے اس کو مٹا دیں۔ یعنی ان کی ساری کوششیں جھوٹ کے گرد، ظلم کے گرد گھومتی ہیں اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ان کی مفتریانہ تقریریں اور تحریریں اور بیان سچ کو مٹا دیں گے اور وہ میرے نشانوں سے استہزاء کرتے ہیں اور میرے انذار کو بھول گئے ہیں اور ہنسی کا نشانہ انہوں نے کیا ہے اسے حالانکہ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح متنبہ کر دیا تھا کہ دیکھو اگر تم حقیقی خوشیاں حاصل کرنا چاہتے ہو اور اس ورلی زندگی میں بھی ایک جنت کا معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہو تو تمہیں جھوٹ چھوڑ کے راستی کی راہوں کو اختیار کرنا پڑے گا اور تمہیں ظلم سے اجتناب کرتے ہوئے حق و انصاف کے طریقے استعمال کرنے ہوں گے لیکن وہ حق وصداقت مقابلہ کو ہنسی کھیل سمجھتے ہیں اور خدائے قہار کے

انذار کی وہ پرواہ نہیں کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِیۡ مَنۡ هُوَ مُسۡرِفٌ كَذَّابٌ (المؤمن:۲۹) جو حد سے بڑھ جائے اور بہت جھوٹ بولنے لگ جائے وہ کامیابی کی راہیں نہیں پاتا کامیاب نہیں ہوتا۔ عربی کے محاورہ میں کذّاب کے یہ معنی نہیں کہ بڑے جھوٹ بولنے والے پر خدا کی گرفت آئے گی اور چھوٹے چھوٹے جھوٹ بولنے والوں کو خدا تعالیٰ نے کھلی چھٹی دے دی بلکہ عربی محاورہ میں کذاب یا اس صیغے میں جو الفاظ آتے ہیں اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نہ بڑے جھوٹ کو بغیر گرفت کے چھوڑے گا نہ کسی چھوٹے سے چھوٹے جھوٹ کو بغیر گرفت کے چھوڑے گا۔ اگر تم سچ کے مقابلہ میں جھوٹ کی راہوں کو اختیار کرو گے تو خواہ وہ چھ لین (Lane) والی بڑی بڑی تمہاری آٹو باہن (Auto Bahn) ہوں جھوٹ کی یا وہ پگڈنڈیاں ہوں خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے آ ؤ گے تم اور کبھی تم کامیاب نہیں ہوسکتے اپنی کوششوں میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ عَلَى الۡبَاطِلِ فَیَدۡمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ (الانبیاء:۱۹) حق کو باطل پر اٹھا مارتے ہیں اور وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ باطل فوراً ہی بھاگ جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جھوٹ میں فی نفسہٖ ناکامی کا خمیر ہے اور صداقت اور حق کے اندر فی نفسہٖ کامیابی اور فوقیت حاصل کرنے کی صفت پائی جاتی ہے۔ اسی لئے فرمایا:-

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا (بنی اسرائیل:۸۲) سب لوگوں سے کہہ دے کہ قرآن عظیم جو فرقان کی حیثیت رکھتا ہے وہ آ گیا، حق آ گیا قرآن کریم کی شکل میں فرقان عظیم کی شکل میں اور اب باطل کے لئے سوائے بھاگ جانے کے اور کوئی راستہ نہیں۔ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا باطل کی بنیادی صفت بھاگنا ہی ہے وہ حق کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتا۔

تو یہ جو جنگ ہے حق اور باطل کی، راستی اور ناراستی کی، سچ اور جھوٹ کی، ظلم اور عدل اور انصاف کی اس میں الٰہی منشاء اور قانون کے مطابق حق نے جیتنا ہے آخر کار جھوٹ اور ظلم نے پسپا ہونا ہے آخر کار لیکن مخالفت ہو رہی ہے۔ اسلام مختلف ادوار میں سے گذرتا ہوا ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اور اب الٰہی منشاء کے مطابق هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ

اَلْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصّف:۱۰) تمام ادیان باطلہ پر یہ بنیادی حقیقت کائنات کہ اللّٰہ اَلْحَقُّ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اَلْحَقُّ کے مظہر اتم حق اور آپ کی تعلیم حق و صداقت پیش کرنے والی ایک عظیم تعلیم ہے۔ دنیا اسے پہچانے گی، دنیا اس سے فائدہ اٹھانے پر مجبور ہو جائے گی اپنی ناکامیوں کے بعد اور جیسا کہ یہ خوشخبری دی گئی ہے جو نہ ماننے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ استثنائی طور پر چند لوگ ایک فیصد یا اس سے بھی کم فیصد رہ جائیں گے۔ ایک نمونہ انسان کو بتانے کے لئے کہ اسلام سے پرے ہٹ کر یہ شکل بن جاتی ہے کہ نہ ماننے والے چوڑھے چماروں کی طرح رہ جاتے ہیں۔ یہ تو دن آنے والا ہے لیکن جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم نے ہمیں پہلے کہہ دیا تھا کہ ان کی زبانوں سے تمہیں بڑی ایذا والی باتیں سننی پڑیں گی۔ قرآن کریم نے کہا تھا کہ حق و باطل کی اس جنگ میں تمہیں صبر کرنا پڑے گا صبر کرو۔ قرآن کریم نے کہا تھا کہ حق و باطل کے اس مقابلہ میں دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تمہیں حاصل کرنی ہوگی اس کے حضور عاجزانہ جھکو اس سے دعائیں مانگو اس کی مدد طلب کرو اس سے کہو کہ اے خدا! تیری راہ میں پہلوں نے بھی قربانیاں دیں، ہم ان سے پیچھے نہیں رہیں گے انشاء اللہ اور لیکن جس طرح تیری رحمتیں پہلوں پر نازل ہوئیں اس طرح ہم پر بھی تیری رحمتیں نازل ہوں۔ ہم اپنی طاقت اور قوت سے ثباتِ قدم نہیں پیش کر سکتے تیرے حضور، تو فرشتوں کی مدد نازل کرتا کہ ہمیں ثبات قدم حاصل ہو، ہمیں استقامت ملے صراط مستقیم پر (جس کو میں اب اس زمانہ کے لحاظ سے شاہراہِ غلبۂ اسلام کہتا ہوں) آگے سے آگے چلنے کی توفیق دے اور جلد ہی وہ دن آئے اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ اسلام کی تعلیم اپنے حسن و احسان کی وجہ سے نوع انسانی کے دل جیت کر تمام دنیا میں غالب آ جائے اور لوگ محبت اور پیار کے مقابلہ میں تلوار اور ایٹم بم کو کوئی چیز نہ سمجھنے لگیں اور وہ یہ سمجھ جائیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے پیار اور محبت کے آگے۔ پیار میں اتنی طاقت خدا نے رکھی ہے اور حسن کے اندر اتنی تاثیر رکھی ہے اور احسان میں قوتِ جذب اس قدر ہے کہ ہمیشہ یہ کامیاب ہوتے ہیں ناکام نہیں ہوا کرتے مگر اس کے لئے خلوص اور نیک نیتی اور ایثار اور اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبت اور اس سے دعائیں مانگنا اور اپنے

آپ کو کچھ نہ سمجھنا اور تکبر نہ کرنا شیطان کی طرح بلکہ عاجزانہ راہوں کو ایک لحظہ کے لئے بھی نہ چھوڑنا اور اپنے نفس کو خدا کے مقابلہ میں اور دین خدا کے مقابلہ میں ایک مرے ہوئے مچھر کی حیثیت بھی نہ دینا ضروری ہے۔

عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو اور دعائیں کرو اور صبر سے کام لو۔ ہو نہیں سکتا کہ تم خدا کے ہو جاؤ اور خدا تمہیں لاوارث چھوڑ دے اور تم ناکام ہو۔ کامیابی اور فتح تمہاری ہے۔ ذمہ داریاں تم نے ادا کرنی ہیں۔ ذمہ داریوں کو ادا کرو۔ خدا کے بتائے ہوئے راستوں پر چلو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل کرو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۰؍جولائی ۱۹۸۰ء صفحہ ۲ تا ۴)